

روزے کے آداب و حقیقت

حقیقی روزے کے لیے، جو اعضا کو گناہوں سے روکتا ہے چھ آداب ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ نگاہ کا روزہ:

پہلا ادب یہ ہے کہ نظر نیچی رکھو۔ جن چیزوں کی طرف نگاہ ڈالنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، ان کی طرف نگاہ کو نہ جانے دو۔ جن چیزوں کو دیکھنے سے دل بھٹکتا ہو اور اللہ کی یاد سے غفلت طاری ہوتی ہو، ان کو نہ دیکھو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر ڈالنا (ایسی چیزوں پر جن سے اللہ نے روکا ہے) شیطان کے تیروں میں ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے۔ جو کوئی اللہ کے خوف سے نگاہ بد سے رک جائے، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایمان کی حلاوت کا مزاعطا کرے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ چیزیں ایسی ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور شہوت کی نظر۔

۲۔ زبان کا روزہ:

دوسرا ادب یہ ہے کہ زبان سے بے ہودہ بات نہ کرو۔ جھوٹ نہ بولو، غیبت نہ کرو، چغلی نہ کھاؤ، فحش گفتگو نہ کرو، ظلم کی بات نہ کرو، جھگڑا نہ کرو، بات نہ کاٹو۔ زبان کا روزہ یہ ہے کہ خاموش رہے، ان گناہوں سے بچے اور اسے اللہ کی یاد اور تلاوت قرآن میں مشغول رکھے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مجاہد نے کہا کہ دو چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے: غیبت اور جھوٹ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے بچاؤ کے لیے)۔ تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ فحش بکے، نہ بدکلامی اور فضول گوئی کرے، نہ چیخے چلائے، اور اگر کوئی گالی دے یا لڑنے پر اتر آئے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو عورتوں نے روزہ رکھا۔ دن گزرنے کے ساتھ بھوک اور پیاس کی شدت سے ان کی حالت خراب ہو گئی۔ انھوں نے اس آدمی کو ایک پیالہ دیا، اور ارشاد فرمایا کہ ان دونوں سے کہنا کہ جو کچھ تم نے کھایا ہے اس پیالے میں قے کر دو۔ ایک عورت نے قے کی تو آدھا پیالہ تازہ گوشت اور خون سے بھر گیا، دوسری نے قے کی تو پیالہ پورا بھر گیا۔ لوگوں کو بہت تعجب ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں نے اس غذا سے تو روزہ رکھا جو اللہ نے حلال کی ہے، اور جو چیز اس نے حرام کی ہے اسے کھاتی رہیں۔ ایک دوسرے کے پاس بیٹھیں تو دونوں نے لوگوں کی غیبت شروع کر دی۔ دونوں نے لوگوں کا جو گوشت کھایا وہی گوشت پیالے میں ہے۔

۳۔ کان کا روزہ:

تیسرا ادب یہ ہے کہ کانوں کو بری بات سننے سے روکو۔ اس لیے کہ جن باتوں کا زبان سے نکلنا حرام ہے، ان کا سننا بھی حرام ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کانوں سے جھوٹ سننے والوں اور حرام کا مال کھانے والوں کا ذکر ساتھ ساتھ فرمایا ہے۔ سَمْعُونَ لِلْكَذِبِ أَكْثَلُونَ لِلشُّحِّ (المائدہ: ۴۲)، یہ کان لگا کر جھوٹ سننے والے، اور حرام کا مال کھانے والے۔ اسی طرح اس نے یہ بھی ارشاد فرمایا، لَوْ لَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّيُّونَ وَالْأَخْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمُ وَأَكْلِهِمُ الشُّحَّ (المائدہ: ۶۳)، کیوں ان کے علماء اور مشائخ انھیں گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے نہیں روکتے۔

غیبت سننا اور خاموش رہنا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر تو تم بھی انھی کی طرح ہوئے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

۴۔ اعضا کا روزہ:

چوتھا ادب یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے روکو، اور افطار کے وقت ایسے کھانے سے بچو جس کے بارے میں حرام ہونے کا شبہ بھی ہو۔ اگر دن بھر وہ کھانا بھی نہ کھاؤ جو حلال ہے اور افطار حرام کھانے سے کرو تو کیا روزہ ہوا؟ ایسے روزہ دار کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص محل تعمیر کرے مگر پورے شہر کو منہدم کر دے۔ اگر ضرورت سے زیادہ کھایا جائے تو حلال کھانا بھی روح کے لیے مضر ہوتا ہے۔ اسی لیے روزہ کھانا کم کرنے کی تربیت کرتا ہے۔ وہ بہت بے وقوف ہوگا جو دو تو زیادہ نہ کھائے کہ ضرر سے بچے لیکن زہر کھالے۔ حرام کھانا زہر ہے جو دین کو برباد کرتا ہے۔ حلال کھانا ایک دوا کی طرح ہے جس کا کم کھانا مفید ہے اور زیادہ کھانا مضر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزے سے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔“ بعض کہتے ہیں یہ وہ روزہ دار ہے جو حرام کھانے سے روزہ افطار کرے۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ شخص مراد ہے جو روزے کے دوران طعام حلال سے تو رکا ہے، لیکن لوگوں کا گوشت کھاتا رہے۔ یعنی غیبت کرتا رہے جو حرام ہے۔ اور بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ وہ شخص ہے جو اپنے اعضاء کو گناہ سے نہ بچائے۔

۵۔ رزق حلال:

پانچواں ادب یہ ہے کہ افطار کے وقت حلال کھانا بھی کم ہی کھاؤ۔ اتنا نہ کھاؤ کہ پیٹ پھول جائے۔ اس لیے کہ اللہ کے نزدیک خلق تک بھرے ہوئے پیٹ سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی بھر جانے والی چیز نہیں، اگرچہ کھانا حلال ہو۔ شیطان پر غالب آنے اور شہوت کا زور توڑنے میں روزے سے مدد ملے گی۔ اگر روزہ افطار کے وقت دن بھر کی بھوک پیاس کی تلافی کر دے اور ایک وقت میں اتنا کھالے جتنا دن بھر میں کھاتا تھا۔ افطار کے وقت کھانے کی انواع و اقسام زیادہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ رمضان کے دنوں میں اچھے اور نفیس کھانے اتنے زیادہ کھا جاتے ہیں کہ اور دنوں میں کئی مہینے بھی نہ کھائیں۔

ظاہر ہے کہ روزے کا مقصود تو خالی پیٹ رہنا اور خواہش نفس کو قابو میں رکھنا ہے، تاکہ نفس میں تقویٰ پیدا ہو۔ اب

ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان

دین و دانش

اگر کوئی صبح سے شام تک تو معدہ خالی رکھے، پھر لذیذ کھانوں سے خوب پیٹ بھر لے تو نفس کی خواہشات اور لذتیں دوبالا ہو جائیں گی، اور ایسی خواہشات بھی بیدار ہو جائیں گی جو روزہ نہ رکھتا تو نہ ابھرتیں۔ بہتر یہ ہے کہ رات کو بھی اپنا پیٹ اتنا خالی رکھے کہ تہجد اور دیگر وظائف میں آسانی ہو، شیطان دل کے پاس نہ آنے پائے، اور عالم ملکوت کے دیدار سے فیض یاب ہو سکے۔ اگرچہ صرف پیٹ کا خالی رکھنا بھی کافی نہ ہوگا جب تک وہ اپنی فکر اور ارادہ کو اللہ کے علاوہ ہر مقصود سے خالی نہ کر لے۔

۶۔ خوف ورجا:

چھٹا ادب یہ ہے کہ روزہ افطار کرنے کے بعد خوف ورجا کی کیفیت طاری ہو۔ امید رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کا روزہ قبول فرمائے گا اور اسے مقربین میں شامل کرے گا۔ ساتھ ہی ڈرے کہ شاید اس کا روزہ قبول نہ کیا جائے اور وہ اللہ کے غضب کا مستحق ٹھہرے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر عبادت سے فارغ ہونے کے بعد یہی کیفیت ہونی چاہیے۔

یہ روزے کے وہ چھ آداب ہیں جن کو ملحوظ رکھنے ہی سے روزہ حقیقی معنوں میں صحیح ہوتا ہے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عقل مند آدمی کا سونا اور روزہ نہ رکھنا بھی خوب ہے۔ اور بے وقوف آدمی کا روزہ رکھنا اور جاگنا بھی برابر ہے! کہا گیا ہے کہ یقین اور تقویٰ کے ساتھ ذرہ برابر عبادت غلط کاریوں کے ساتھ کی ہوئی پہاڑ کے برابر عبادت سے افضل ہے۔ بعض علما نے کہا ہے کہ بہت سے روزہ دار درحقیقت بے روزہ ہوتے ہیں۔ اور بہت سے بے روزہ، روزہ دار۔ بے روزہ، روزہ دار وہ ہیں جو کھاتے پیتے تو ہیں مگر اپنے اعضا کو گناہوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور روزہ دار بے روزہ وہ ہیں جو کھانے پینے سے تو رک جاتے ہیں۔ لیکن اپنے اعضا کو گناہوں سے نہیں روکتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، روزہ ایک امانت ہے، ہر ایک کو اپنی امانت کی حفاظت کرنا چاہیے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ، إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا (النساء: ۵۸) اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو، تو اپنے دست مبارک کو اپنے کان اور آنکھ پر رکھا اور فرمایا کہ کان سے سننا اور آنکھ سے دیکھنا بھی امانت ہے۔

☆.....☆.....☆

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپئر پارٹس
تھوگٹ پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501